روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

# الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 7 مئی 2011ء 3 جمادی الثانی 1432 ہجری 7 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 104

## سورج طلوع ہونے کے بعد

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رات کو آپ ﷺ صحابہ کے ساتھ سو گئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کو جگادوں گا مگر وہ بھی سو گئے۔ اور رسول اللہ ﷺ اس وقت جاگے جب سورج کا کنارہ نکل چکا تھا۔ پھر آپ نے صحابہ کو اٹھایا اور جب سورج بلند ہوا اور اچھی طرح روشن ہوگیا تو آپ نے نماز پڑھائی۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب الاذان بعد ذھاب الوقت حدیث نمبر:560)

# ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

استغفار کرتے رہو اور موت کو یاد رکھو۔ موت سے بڑھ کر اور کوئی بیدار کرنے والی چیز نہیں ہے۔ جب انسان سچے دل سے خدا کی طرف رجوع کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرتا ہے۔

جس وقت انسان اللہ تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پہلے گناہ بخش دیتا ہے پھر بندے کا نیا حساب چلتا ہے۔ اگر انسان کا کوئی ذرا سا بھی گناہ کرے تو وہ ساری عمر اس کا کینہ اور دشمنی رکھتا ہے اور گو زبانی معاف کر دینے کا اقرار بھی کرے، لیکن پھر بھی جب اسے موقع ملتا ہے تو اپنے اس کینہ اور عداوت کا اس سے اظہار کرتا ہے۔ یہ خدا تعالیٰ ہی ہے کہ جب بندہ سچے دل سے اس کی طرف آتا ہے تو وہ اس کے گناہوں کی سزا کو معاف کر دیتا اور رجوع بہ رحمت فرماتا ہے۔ اپنا فضل اس پر نازل کرتا ہے اور اس گناہ کی سزا معاف کر دیتا ہے، اس لئے تم بھی اب ایسے ہو کر جاؤ کہ تم وہ ہو جاؤ جو پہلے نہ تھے۔ نماز سنوار کر پڑھو۔ خدا جو یہاں ہے وہاں بھی ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ جب تک تم یہاں ہو۔ تمہارے دلوں میں رقت اور خدا کا خوف ہو اور جب پھر اپنے گھروں میں جاؤ تو بے خوف اور نڈر ہو جاؤ۔ نہیں بلکہ خدا کا خوف ہر وقت تمہیں رہنا چاہئے۔ ہر ایک کام کرنے سے پہلے سوچ لو اور دیکھ لو کہ اس سے خدا تعالیٰ راضی ہوگا یا ناراض۔ نماز بڑی ضروری چیز ہے اور مومن کا معراج ہے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کا بہترین ذریعہ نماز ہے۔ نماز اس لئے نہیں کہ ٹکریں ماری جاویں یا مرغ کی طرح کچھ ٹھونگیں مار لیں۔ بہت لوگ ایسی ہی نمازیں پڑھتے ہیں اور بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ کسی کے کہنے سننے سے نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ یہ کچھ نہیں۔

نماز خدا تعالیٰ کی حضوری ہے اور خدا تعالیٰ کی تعریف کرنے اور اس سے اپنے گناہوں کے معاف کرانے کی مرکب صورت کا نام نماز ہے۔ اس کی نماز ہرگز نہیں ہوتی جو اس غرض اور مقصد کو مدنظر رکھ کر نماز نہیں پڑھتا۔ پس نماز بہت ہی اچھی طرح پڑھو۔ کھڑے ہو۔ تو ایسے طریق سے کہ تمہاری صورت صاف بتا دے کہ تم خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دست بستہ کھڑے ہو اور جھکو تو ایسے جس سے صاف معلوم ہو کہ تمہارا دل جھکتا ہے اور سجدہ کرو تو اس آدمی کی طرح جس کا دل ڈرتا ہے اور نمازوں میں اپنے دین اور دنیا کے لئے دعا کرو۔

(ملفوظات جلد دوم ص 183)

بعض آدمی ایسے ہیں کہ ان کو گناہ کی خبر ہوتی ہے اور بعض ایسے کہ ان کو گناہ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے استغفار کا التزام کرایا ہے کہ انسان ہر ایک گناہ کے لئے خواہ وہ ظاہر کا ہو خواہ باطن کا ہو اسے علم ہو یا نہ ہو اور ہاتھ اور پاؤں اور زبان اور ناک اور کان اور آنکھ اور سب قسم کے گناہوں سے استغفار کرتا رہے۔ آج کل آدم علیہ السلام کی دعا پڑھنی چاہئے۔ ........... (الاعراف:24) یہ دعا اول ہی قبول ہو چکی ہے غفلت سے زندگی بسر مت کرو جو شخص غفلت سے زندگی گزارتا ہرگز امید نہیں کہ وہ کسی فوق الطاعت بلا میں مبتلا ہو کوئی بلا بغیر اذن کے نہیں آتی۔

(ملفوظات جلد دوم ص 577)

## نماز مشکلات سے بچاتی ہے

سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتے ہیں:۔

''ہر احمدی کو اپنے بیوی بچوں کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہیے، اس کے لئے اٹھاتے رہنا چاہیے، نمازوں پہ لاتے رہنا چاہیے۔...... اللہ تعالیٰ انعامات اس وقت تک نازل فرماتا رہے گا۔ جب تک کہ خود بھی اور اپنی نسلوں کو بھی عبادت کی طرف مائل رکھیں گے۔ حضرت مسیح موعود نمازوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:۔ ''یاد رکھنا چاہیے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔''

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 402)

ہر احمدی کی نماز اس کی ذات پر اور اس کے خاندان پر بھی انعامات لانے والی ہو۔ اور جماعتی طور پر بھی ...... جماعت میں مضبوطی پیدا کرنے والی ہو۔'' آمین

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 712-713)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

## ماہر امراض معدہ وجگر کی آمد

مکرم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ وجگر مورخہ 8 مئی 2011ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لا رہے ہیں۔ ضرورت مند احباب و خواتین سے گزارش ہے کہ وہ ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

# نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 / اپریل 2011ء کو 11 بجے صبح بمقام بیت الفضل لندن درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

## نماز جنازہ حاضر

### مکرمہ عفت محمود صاحبہ

مکرمہ عفت محمود صاحبہ اہلیہ مکرم ظفر محمود صاحب۔ جلنگھم مورخہ 25/اپریل 2011ء کو بعارضہ کینسر 64 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم صوفی ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ دینی خدمت کے لئے ہمیشہ پیش پیش رہتیں اور دوسری لجنہ ممبرات کو بھی اس کی تلقین کیا کرتیں۔ بڑی نیک، دعا گو، خلافت کے ساتھ والہانہ لگاؤ رکھنے والی مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

## نماز جنازہ غائب

### مکرم ڈاکٹر محمد احسن صاحب

مکرم ڈاکٹر محمد احسن صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 2 جنوری 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ حضرت ڈاکٹر محمد حسن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے چھوٹے بھائی تھے۔ نہایت متقی اور دعا گو انسان تھے۔ آپ کو 1936ء سے لے کر 1940ء تک قادیان میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کے ساتھ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے کام میں خدمت کی توفیق ملی۔ بیس سال جماعت احمدیہ راولپنڈی کے امین رہے اور وفات تک بطور قاضی جماعت واہ کینٹ خدمت بجالاتے رہے۔ مالی قربانی میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ایک پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ آپ کی شادی حضرت حافظ عبدالعزیز صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی سے ہوئی۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

### مکرم قادر بخش خان صاحب

مکرم قادر بخش خان صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ مورخہ 30 جنوری 2011ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دادا محترم صاحب خان صاحب نے سورج و چاند گرہن کا نشان دیکھ کر بیعت کی تھی۔ آپ بچپن ہی سے نماز، روزہ اور تہجد کے پابند تھے۔ فرقان فورس میں تین سال تک آزاد کشمیر کے بارڈر پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ 1949ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ فرقان فورس سے فراغت کے بعد ربوہ رہائش پذیر ہو گئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے باڈی گارڈ کے طور پر آٹھ نو ماہ خدمت کی توفیق ملی۔ محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے فضل عمر ہسپتال میں میڈیسن اور راشن کارڈ کا آغاز کروایا تو انہیں وہاں 39 سال بطور سٹور کیپر خدمت کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں آپ نے ربوہ کے دو محلوں میں سیکرٹری تحریک جدید کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔

### مکرم سید رفیق احمد صاحب

مکرم سید رفیق احمد صاحب ابن مکرم حافظ سید باغ علی شاہ صاحب مورخہ 20 مارچ 2011ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1948ء میں مڈل پاس کرنے کے بعد جامعہ احمدیہ احمد نگر میں داخل ہو گئے اور اس دوران تین ماہ کے لئے فرقان فورس میں شامل ہو کر کشمیر میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ علاوہ ازیں آپ نے خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو قرآن کریم سے خصوصی لگاؤ تھا اور کتب حضرت مسیح موعود اور تفسیر کبیر کا متعدد مرتبہ مطالعہ کر چکے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید حنیف احمد صاحب قمر مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

### مکرم ٹھیکیدار خلیل احمد صاحب

مکرم ٹھیکیدار خلیل احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور ربوہ اسلام آباد میں راجگیری کا کام کرتے تھے۔ 2006ء میں کام کرتے ہوئے چھت سے گر کر شدید زخمی ہو گئے اور صحت یاب نہ ہو سکے۔ آخر 8/ اکتوبر 2010ء کو 47 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو کلمہ مہم کے دوران 1988ء میں اسیر راہ مولیٰ ہونے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ ان پر آٹھ دس سال یہ کیس چلتا رہا۔ اس دوران ان کے تمام ساتھی بیرون ملک چلے گئے مگر یہ باہر جانے پر رضا مند نہ ہوئے۔ آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹی اور چار بیٹے یادگار ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹا جامعہ میں زیر تعلیم ہے اور ایک بیٹا حافظ قرآن ہے۔

### مکرم مرزا محمد عنایت صاحب ٹھیکیدار

مکرم مرزا محمد عنایت صاحب ٹھیکیدار دارالبرکات ربوہ مورخہ 13/ اپریل 2011ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کو راجگیری کا کام اپنے والد مکرم فضل دین صاحب ٹھیکیدار سے وراثت میں ملا تھا۔ آپ ربوہ کے ابتدائی معماروں میں سے تھے اور صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ نظامت جائیداد کے ساتھ وابستہ تھے۔ نہایت مخلص، وفا شعار، غریبوں کے ہمدرد اور خلافت سے بے انتہا محبت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ بہت خود دار طبیعت کے مالک تھے۔ ساری عمر محنت کی اور کبھی بھی کسی پر بوجھ نہیں بنے۔ کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات کرتے تھے اور اس بات کی تلقین اپنی اولاد کو بھی کیا کرتے تھے۔ آپ کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ حضرت مصلح موعود آپ کو پیار سے ''نیتی'' کے نام سے پکارا کرتے تھے جو بعد میں آپ کا معروف نام بن گیا۔ آپ نے ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود سے بیرون ربوہ ہجرت کی اجازت مانگی جس پر حضور نے فرمایا کہ ''نیتی تم نے ربوہ چھوڑ کر کہیں نہیں جانا''۔ چنانچہ حضور کے اس ارشاد کے بعد باہر جانے کا خیال بھی کبھی اپنے دل میں نہ لائے اور ساری زندگی ربوہ میں ہی گزار دی۔ پسماندگان میں 2 بیٹیاں اور 8 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرم چوہدری عبدالغفور عبدل صاحب

مکرم چوہدری عبدالغفور عبدل صاحب ونڈسر کینیڈا مورخہ 11 مارچ 2011ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے اوائل جوانی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی اور اس کے بعد اپنی دعوت الی اللہ سے والدین اور خاندان کے دیگر افراد کو بھی جماعت میں شامل کرنے کی سعادت پائی۔ آپ کو قادیان میں درویشی ہونے کی توفیق ملی اور دوران قیام مجلّہ ''درویش'' کے ایڈیٹر بھی رہے۔ 1990ء میں کینیڈا چلے گئے۔ گزشتہ سال آپ نے حضور انور کی خدمت میں اپنے وقف کی درخواست دی تھی جو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت منظور فرمائی۔ نہایت ہمدرد، سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ سلسلہ کے ساتھ غیرت کا اظہار اپنے منظوم کلام میں بھی کرتے تھے جو مختلف جماعتی جرائد میں شائع ہوتا رہا ہے۔ مرحوم موصی تھے۔

### مکرم عبدالرشید صاحب

مکرم عبدالرشید صاحب آف کوئٹہ مورخہ 8/ اپریل 2011ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ انتہائی نیک، وفا شعار اور متوکل انسان تھے۔ خاندان میں مختصر عرصہ میں تین شہادتوں کے بعد اللہ پر توکل اور بھی بڑھ گیا۔ آپ نے کوئٹہ جماعت میں مختلف حیثیتوں میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعود سے آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ وفات سے چند روز پہلے بھی بھیگی آنکھوں سے قصیدہ کے اشعار دہراتے رہے۔ اس عمر میں بھی تمام قصیدہ زبانی یاد تھا اور حضرت مسیح موعود کی کتب کا آپ نے تین سے زیادہ مرتبہ مطالعہ کیا۔

### مکرمہ امۃ الحی نزہت صاحبہ

مکرمہ امۃ الحی نزہت صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف صاحب کپورتھلوی شالی چھاؤنی لاہور مورخہ 4 مارچ 2011ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت عبدالسمیع صاحب کپورتھلوی رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو اور مکرم نذیر احمد صاحب قریشی (ڈرائیور) حضرت مصلح موعود کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کو ربوہ اور لاہور میں مختلف جماعتی خدمات کا موقع ملا۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے آپ کو بے پناہ عشق تھا۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرمہ مسز نسیم ریحانہ ملک صاحبہ

مکرمہ مسز نسیم ریحانہ ملک صاحبہ (وولور ہیمپٹن یو۔کے) مورخہ 20/اپریل 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ، جماعت سے والہانہ تعلق رکھنے والی دعا گو، مہمان نواز اور بہت سی خوبیوں کی مالک خاتون تھیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں۔ آپ نے اپنے بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کی۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد یٰسین خان صاحب صدر جماعت وولور ہیمپٹن کی خوش دامنہ تھیں۔

### مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب بندہ

مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب بندہ آف کینیڈا مورخہ 22 فروری 2011ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ باسکٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کو ''بندہ'' کا لقب عطا فرمایا تھا جس کو آپ نے اپنے نام کا مستقل حصہ بنا لیا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرم محمود احمد صاحب

مکرم محمود احمد صاحب نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نماز باجماعت کے پابند اور عام چندہ جات کے علاوہ دیگر مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ بیت الذکر کے تعمیری کاموں میں نہ صرف حصہ لیتے بلکہ وقار عمل کر کے زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی کوشش کرتے۔

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

# قرونِ اولیٰ میں تکالیف کا دور اور اسلام کی فتح و کامیابی

## اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب آئیں گے

مذاہب عالم کی تاریخ کے سرسری مطالعہ سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جب بھی کوئی مرسل، کوئی مامور من اللہ، کوئی ہادی کوئی مصلح، کوئی راہنما، کوئی نبی لوگوں کی ہدایت کیلئے آیا تو اس کی زبردست مخالفت کی گئی، اسے اور اس کے ماننے والوں کو ابتلاؤں کی بھٹی سے گزرنا پڑا، تکالیف اور مظالم برداشت کرنے پڑے۔ اور ان کو زبردست مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں ہنسی اور ٹھٹھا کا نشانہ بنایا گیا۔ خدا کی اس سنت کا ذکر بڑے واضح الفاظ میں قرآن کریم کی سورۃ یٰسین میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے:۔

وائے حسرت بندوں پر! ان کے پاس کوئی رسول نہیں آتا مگر وہ اس سے ٹھٹھا کرنے لگتے ہیں۔ (یٰسین:31)

سورۃ الصّف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

وہ چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا خواہ کافر لوگ کتنا ہی ناپسند کریں۔

(سورۃ الصّف آیت:9)

پس مخالفین جس قدر بھی خدا تعالیٰ کے نور کو اپنی کوششوں سے بجھانے یا اسے مدھم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ ہر دفعہ اپنی نصرت اور تائیدات سماویہ اور مدد کا ثبوت مٹھی بھر جماعت کو عطا فرماتا چلا جاتا ہے۔ اس کا ذکر بھی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے:۔

اللہ نے فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ (سورۃ مجادلہ آیت:22)

حضرت مسیح موعود خدا تعالیٰ کی اس سنت کا ذکر کرتے ہوئے ''رسالہ الوصیت'' میں فرماتے ہیں:۔

''یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ (۔) اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اُس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ اُن کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخم ریزی اُنہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔''

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ)

تاریخ انبیاء نصرت اور تائیدات الٰہی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔ انبیاء کے مخالفین نے جب بھی اپنے مونہوں کی پھونکوں سے اس نور الٰہی کو بجھانا چاہا خدا نے اس نور کے شعلہ کو اور تیز کر دیا اور رہتی دنیا تک اپنے پیاروں کے نام کو عزت سے قائم کر دیا۔ کتنی واضح مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نمرود نے آگ میں جلانے کی کوشش کی تو کیا ہوا۔ خدا تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا:۔

اے آگ ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی کا موجب ہو جا۔

یہ مخالفت معمولی تو نہ تھی۔ لیکن نتیجہ کیا ہوا۔ کیا نمرود کامیاب ہوا یا حضرت ابراہیمؑ اپنے مشن میں کامران ہوئے؟ آج تک امت مسلمہ آپ پر درود بھیج رہی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی کی دعائیں کر رہی ہے۔

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون مصر کا واقعہ بھی درج ہوا ہے۔ وہ فرعون مصر جو خدائی کا دعوے دار بن گیا اور حضرت موسیٰ اور آپ کی قوم کو ظلموں کا تختہ مشق بنایا۔ کیا حضرت موسیٰ اور آپ کو ماننے والے ہٹ گئے ...... کی صورت میں انہیں اپنے وقت کے لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی اور وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب دینے والے اور ان کے سر پر کانٹوں کا تاج سجانے والے کامیاب ہوئے یا خدا نے آپ کو حقیقی جاودانی اور ابدی روحانی حیات عطا کی۔ اور آج ان کے پیروکار دنیا کے تمام خطے پر موجود ہیں۔

تاریخ انبیاء میں سب سے نازک اور کربناک دور وہ تھا جس میں اس نبی پر جو سب سے عظیم الشان اور بلند مرتبہ تھا یعنی ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ پر ظلم و بربریت کی نئی داستانیں رقم کی گئیں۔ ان ابتلاؤں اور ظلموں کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں:۔

''جب ہنسی اور ٹھٹھے کی آوازوں میں سے تحسین اور تعریف کی آوازیں بھی بلند ہونا شروع ہو گئیں، تو مکہ کے رؤساء گھبرا گئے حکام کے دل میں خوف پیدا ہونے لگا۔ تب وہ جمع ہوئے اور اُنہوں نے مشورے کئے اور منصوبے باندھے اور ہنسی اور ٹھٹھے کی جگہ ظلم، تعدی، سختی اور قطع تعلق کی تجاویز کا فیصلہ کیا گیا اور اُن پر عمل ہونا شروع ہوا۔ اب مکہ سنجیدگی کے ساتھ اسلام کے ساتھ ٹکرانے کا فیصلہ کر چکا تھا، اب وہ ''پاگلانہ'' دعویٰ ایک ترقی کرنے والی حقیقت نظر آ رہا تھا مکہ کی سیاست کے لئے خطرہ، مکہ کے مذہب کے لئے خطرہ، مکہ کے تمدن کے لئے خطرہ اور مکہ کے رسم و رواج کے لئے خطرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اسلام ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین بناتا ہوا نظر آتا تھا۔ جس نئے آسمان اور نئی زمین کے ہوتے ہوئے عرب کا پرانا آسمان اور پرانی زمین قائم نہیں رہ سکتے تھے۔ اب یہ سوال مکہ والوں کے لئے ہنسی کا سوال نہیں رہا تھا اب یہ زندگی اور موت کا سوال تھا اُنہوں نے اسلام کے چیلنج کو قبول کیا اور اسی روح کے ساتھ قبول کیا جس روح کے ساتھ نبیوں کے چیلنج کو قبول کرتے چلے آئے تھے اور دلیل کا جواب دلیل سے نہیں بلکہ تلوار اور تیر کے ساتھ دینے پر آمادہ ہو گئے۔ اسلام کی خیر خواہی کا جواب ویسے ہی بلند اخلاق کے ذریعہ سے نہیں بلکہ گالی گلوچ اور بدکلامی سے دینے کا اُنہوں نے فیصلہ کر لیا۔ ایک دفعہ پھر دنیا میں اسلام کی لڑائی شروع ہو گئی۔ ایک دفعہ پھر شیطان کے لشکروں نے فرشتوں پر ہلہ بول دیا۔ بھلا اُن مٹھی بھر آدمیوں کی طاقت ہی کیا تھی کہ مکہ والوں کے سامنے ٹھہر سکیں۔ عورتیں بے شرمانہ طریقوں سے قتل کی گئیں۔ مردوں کی ٹانگیں چیر چیر کر اُن کو مار ڈالا گیا۔ غلاموں کو تپتی ہوئی ریت اور کھردرے پتھروں پر گھسیٹا گیا۔ اِس حد تک کہ اُن کے چمڑے انسانی چمڑوں کی شکلیں بدل کر حیوانی چمڑے بن گئے۔ دیر بعد اسلام کی فتح کے زمانہ میں جب اسلام کا جھنڈا مشرق و مغرب میں لہرا رہا تھا۔ ایک دفعہ ایک ابتدائی نومسلم غلام خبابؓ کی پیٹھ ننگی ہوئی تو اُن کے ساتھیوں نے دیکھا کہ اُس کی پیٹھ کا چمڑا انسانوں جیسا نہیں جانوروں جیسا ہے وہ گھبرا گئے اور اس سے دریافت کیا کہ آپ کو یہ کیا بیماری ہے؟ وہ ہنسے اور کہا بیماری نہیں یہ یادگار ہے اُس وقت کی جب ہم نومسلم غلاموں کو عرب کے لوگ مکہ کی گلیوں میں سخت اور کھردرے پتھروں پر سے گھسیٹا کرتے تھے اور متواتر یہ ظلم ہم پر روا رکھے جاتے تھے اِسی نتیجہ میں میری پیٹھ کا چمڑہ یہ شکل اختیار کر گیا ہے۔

### مومن غلاموں پر کفار مکہ کا ظلم و ستم

یہ غلام جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے مختلف اقوام کے تھے اِن میں حبشی بھی تھے جیسے بلالؓ، یونانی بھی تھے جیسے صہیبؓ۔ پھر اُن میں عیسائی بھی تھے جیسے صہیبؓ اور مشرکین بھی تھے جیسے بلالؓ اور عمارؓ۔ بلالؓ کو اُس کے مالک تپتی ریت میں لٹا کر اوپر یا تو پتھر رکھ دیتے یا نوجوانوں کو سینہ پر کودنے کے لئے مقرر کر دیتے۔ حبشی النسل بلالؓ، اُمیہ بن خلف نامی ایک مکی رئیس کے غلام تھے۔ اُمیہ اُنہیں لے کر دوپہر کے وقت گرمی کے موسم میں مکہ سے باہر جا کر تپتی ریت میں ننگا کر کے لٹا دیتا تھا اور بڑے بڑے گرم پتھر اُن کے سینہ پر رکھ کر کہتا تھا کہ لات اور عزیٰ کی الوہیت کو تسلیم کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے علیحدگی کا اظہار کر۔ بلالؓ اُس کے جواب میں کہتے اَحَد اَحَد یعنی اللہ ایک ہی ہے اللہ ایک ہی ہے۔ بار بار آپ کا یہ جواب سن کر اُمیہ کو اور غصہ آجاتا اور وہ آپ کے گلے میں رسہ ڈال کر شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا کہ اُن کو مکہ کی گلیوں میں پتھروں کے اُوپر سے گھسیٹتے ہوئے لے جائیں۔ جس کی وجہ سے اُن کا بدن خون سے تر بتر ہو جاتا مگر وہ پھر بھی اَحَد اَحَد کہتے چلے جاتے، یعنی خدا ایک خدا ایک۔ دیر کے بعد جب خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو مدینہ میں امن دیا۔ جب وہ آزادی سے عبادت کرنے کے قابل ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو اذان دینے کے لئے مقرر کیا۔ یہ حبشی غلام جب اذان میں اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کی بجائے اسھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کہتا تو مدینہ کے لوگ جو اس کے حالات سے ناواقف تھے ہنسنے لگ جاتے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلال کی اذان پر ہنستے ہوئے سنا تو آپ لوگوں کی طرف مڑے اور کہا تم بلال کی اذان پر ہنستے ہو مگر خدا تعالیٰ عرش پر اُس کی اذان سن کر خوش ہوتا ہے۔ آپ کا اشارہ اِسی طرف تھا کہ تمہیں تو یہ نظر آتا ہے کہ یہ ''ش'' نہیں بول سکتا۔ مگر ''ش'' اور ''س'' میں کیا رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ جب تپتی ریت پر ننگی پیٹھ کے ساتھ اُس کو لٹا دیا جاتا تھا اور اس کے سینہ پر ظالم اپنی جوتیوں سمیت کودا کرتے تھے اور پوچھتے تھے کہ کیا اب بھی سبق یاد آیا ہے یا نہیں؟ تو اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان میں اَحَد اَحَد کہہ کر خدا تعالیٰ کی توحید کا اعلان کرتا رہتا تھا اور اپنی وفاداری، اپنے توحید کے عقیدہ اور اپنے دل کی مضبوطی کا ثبوت دیتا تھا۔ پس اُس کا اسھد بہت سے لوگوں کے اشھد سے زیادہ قیمتی تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب اُن پر ظلم پر ظلم دیکھے تو اُن کے مالک کو اُن کی قیمت ادا کر

کے اُنہیں آزاد کروا دیا۔ اسی طرح اور بہت سے غلاموں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مال سے آزاد کرایا۔ اِن غلاموں میں صہیبؓ ایک مالدار آدمی تھے۔ یہ تجارت کرتے تھے اور مکہ کے باحیثیت آدمیوں میں سمجھے جاتے تھے مگر باوجود اس کے کہ وہ مالدار بھی تھے اور آزاد بھی ہو چکے تھے قریش اُن کو مار مار کر بیہوش کر دیتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپ کے بعد صہیبؓ نے بھی چاہا کہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ چلے جائیں مگر مکہ کے لوگوں نے اُن کو روکا کہ جو دولت تم نے مکہ میں کمائی ہے تم اُسے مکہ سے باہر کس طرح لے جا سکتے ہو۔ ہم تمہیں مکہ سے جانے نہیں دیں گے۔ صہیبؓ نے کہا اگر میں یہ سب کی سب دولت چھوڑ دوں تو کیا پھر تم مجھے جانے دو گے؟ وہ اس بات پر رضامند ہو گئے اور آپ اپنی ساری دولت مکہ والوں کے سپرد کر کے خالی ہاتھ مدینہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ صہیب! تمہارا یہ سودا پہلے سودوں سے نفع مند رہا۔ یعنی پہلے اسباب کے مقابلہ میں تم روپیہ حاصل کرتے تھے مگر اب روپیہ کے مقابلہ میں تم نے ایمان حاصل کیا ہے۔

اِن غلاموں میں اکثر تو ظاہر و باطن میں مستقل رہے، لیکن بعض سے ظاہر میں کمزوریاں بھی ظاہر ہوئیں۔ چنانچہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمارؓ نامی غلام کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ سسکیاں لے رہے تھے اور آنکھیں پونچھ رہے تھے آپ نے پوچھا۔ عمار کیا معاملہ ہے۔ عمار نے کہا اللہ کے رسول بہت ہی برا۔ وہ مجھے مارتے گئے اور دکھ دیتے گئے اور اُس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میرے منہ سے آپ کے خلاف اور دیوتاؤں کی تائید میں کلمات نہیں نکلوا لئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا۔ لیکن تم اپنے دل میں کیا محسوس کرتے تھے؟ عمار نے کہا دل میں تو ایک غیر متزلزل ایمان محسوس کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا اگر دل ایمان پر مطمئن تھا تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوری کو معاف کر دے گا۔ آپ کے والد یاسرؓ اور آپ کی والدہ سمیہؓ کو بھی کفار بہت دکھ دیتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ جبکہ اُن کو دکھ دیا جا رہا تھا رسول کریم ﷺ اُن کے پاس سے گزرے۔ آپ نے اُن دونوں کی تکلیفوں کو دیکھا اور آپ کا دل درد سے بھر آیا۔ آپ ان سے مخاطب ہو کر بولے صَبْرًا اٰلَ یَاسِر فَاِنَّ مَوْعِدَ کُمُ الْجَنَّة ۔ اے یاسر کے خاندان صبر سے کام لو۔ خدا نے تمہارے لئے جنت تیار کر چھوڑی ہے اور یہ پیشگوئی تھوڑے ہی دنوں میں پوری ہو گئی۔ کیونکہ یاسرؓ مار کھاتے کھاتے شہید ہو گئے مگر اِس پر بھی کفار کو صبر نہ آیا اور اُنہوں نے اُن کی بڑھیا بیوی سمیہؓ پر ظلم جاری رکھے۔ چنانچہ ابوجہل نے ایک دن غصہ میں اُن کی ران پر زور سے نیزہ مارا جو ران کو چیرتا ہوا اُن کے پیٹ میں گھس گیا اور تڑپتے ہوئے انہوں نے جان دے دی۔

زنبیرہؓ بھی ایک لونڈی تھیں اُن کو ابوجہل نے اتنا مارا کہ اُن کی آنکھیں ضائع ہو گئیں۔

ابو فکیہہؓ صفوان بن اُمیہ کے غلام تھے اُن کو ان کے مالک اور اس کا خاندان گرم تپتی ہوئی زمین پر لٹا دیتا اور بڑے بڑے گرم پتھر اُن کے سینہ پر رکھ دیتا یہاں تک کہ اُن کی زبان باہر نکل آتی۔ یہی حال باقی غلاموں کا بھی تھا۔

بیشک یہ ظلم انسانی طاقت سے بالا تھے، مگر جن لوگوں پر یہ ظلم کئے جا رہے تھے وہ ظاہر میں انسان تھے اور باطن میں فرشتے۔ قرآن صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل اور کانوں پر نازل نہیں ہو رہا تھا خدا اُن لوگوں کے دلوں میں بھی بول رہا تھا۔ اور کبھی کوئی مذہب قائم نہیں ہو سکتا جب تک اس کے ابتدائی ماننے والوں کے دلوں میں سے خدا کی آواز بلند نہ ہو۔ جب انسانوں نے اُن کو چھوڑ دیا۔ جب رشتہ داروں نے ان سے منہ پھیر لیا تو خدا تعالیٰ اُن کے دلوں میں کہتا تھا میں تمہارے ساتھ ہوں، میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اور یہ سب ظلم اُن کے لئے راحت ہو جاتے تھے۔ گالیاں دعائیں بن کر لگتی تھیں۔ پتھر مرہم کے قائمقام ہو جاتے تھے مخالفتیں بڑھتی گئیں مگر ایمان بھی ساتھ ہی ترقی کرتا گیا۔ ظلم اپنی انتہاء کو پہنچ گیا۔ مگر اخلاص بھی تمام گزشتہ حد بندیوں سے اُوپر نکل گیا۔

## آزاد مسلمانوں پر ظلم

آزاد مسلمانوں پر بھی کچھ کم ظلم نہیں ہوتے تھے۔ اُن کے بزرگ اور خاندانوں کے بڑے لوگ اُنہیں بھی قسم قسم کی تکلیفیں دیتے تھے۔ حضرت عثمانؓ چالیس سال کی عمر کے قریب تھے اور مالدار آدمی تھے مگر باوجود اس کے جب قریش نے مسلمانوں پر ظلم کرنے کا فیصلہ کیا تو اُن کے چچا حکم نے اُن کو رسیوں سے باندھ کر خوب پیٹا۔ زبیرؓ بن العوام ایک بہت بڑے بہادر نوجوان تھے۔ اسلام کی فتوحات کے زمانہ میں وہ ایک زبردست جرنیل ثابت ہوئے۔ ان کا چچا بھی اُن کو خوب تکلیفیں دیتا تھا۔ چٹائی میں لپیٹ دیتا تھا اور نیچے دھواں دیتا تھا تا کہ اُن کا سانس رک جائے اور پھر کہتا تھا کہ کیا اب بھی اسلام سے باز آؤ گے یا نہیں؟ مگر وہ اِن تکالیف کو برداشت کرتے اور جواب میں یہی کہتے کہ میں صداقت کو پہچان کر اُس سے انکار نہیں کر سکتا۔

حضرت ابوذرؓ غفار قبیلہ کے ایک آدمی تھے، وہاں اُنہوں نے سنا کہ مکہ میں کسی شخص نے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ وہ تحقیقات کے لئے مکہ آئے تو مکہ والوں نے اُنہیں ورغلایا اور کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ہمارا رشتہ دار ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اُس نے ایک دکان کھولی ہے۔ مگر ابوذرؓ اپنے ارادہ سے باز نہ آئے اور کئی تدابیر اختیار کر کے آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی تعلیم بتائی اور آپ اسلام لے آئے۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لی کہ اگر میں کچھ عرصہ تک اپنی قوم کو اپنے اسلام کی خبر نہ دوں تو کچھ حرج تو نہیں؟ آپ نے فرمایا اگر چند دن خاموش رہیں تو کوئی حرج نہیں۔ اِس اجازت کے ساتھ وہ اپنے قبیلہ کی طرف واپس چلے اور دل میں فیصلہ کر لیا کہ کچھ عرصہ تک میں اپنے حالات کو درست کر لوں گا تو اپنے اسلام کو ظاہر کروں گا۔ جب وہ مکہ کی گلیوں میں سے گزرے تو اُنہوں نے دیکھا کہ رؤساء مکہ اسلام کے خلاف گالی گلوچ کر رہے ہیں۔ کچھ دنوں کے لئے اپنے عقیدہ کو چھپائے رکھنے کا خیال اُن کے دل سے اسی وقت محو ہو گیا۔ اور بے اختیار ہو کر اُنہوں نے اِس مجلس کے سامنے یہ اعلان کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ دشمنوں کی اس مجلس میں اس آواز کا اٹھنا تھا کہ سب لوگ ان کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے اور اتنا مارا کہ وہ بیہوش ہو کر جا پڑے۔ لیکن پھر بھی ظالموں نے اپنے ہاتھ نہ کھینچے اور مارتے ہی چلے گئے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا عباسؓ جو اُس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے وہاں آ گئے اور انہوں نے اِن لوگوں کو سمجھایا اور کہا کہ ابوذر کے قبیلہ میں سے ہو کر تمہارے غلے کے قافلے آتے ہیں اگر اُس قوم کو غصہ آ گیا تو مکہ بھوکا مر جائے گا۔ اِس پر اُن لوگوں نے اُن کو چھوڑ دیا۔ ابوذرؓ نے ایک دن آرام کیا اور دوسرے دن پھر اسی مجلس میں پہنچے وہاں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف باتیں کرنا روزانہ کا شغل تھا۔ جب یہ خانہ کعبہ میں گئے تو پھر وہی ذکر ہو رہا تھا۔ اُنہوں نے پھر کھڑے ہو کر اپنے عقیدہ توحید کا اعلان کیا اور پھر اُن لوگوں نے اُن کو مارنا شروع کیا۔ اِسی طرح تین دن ہوتا رہا۔ اس کے بعد یہ اپنے قبیلہ کی طرف چلے گئے۔

## آنحضرتؐ پر مظالم

خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بھی محفوظ نہ تھی۔ طرح طرح سے آپ کو دکھ دیا جاتا تھا۔ ایک دفعہ آپ عبادت کر رہے تھے کہ آپ کے گلے میں پٹکا ڈال کر لوگوں نے کھینچنا شروع کیا۔ یہاں تک کہ آپ کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ وہاں آ گئے اور اُنہوں نے یہ کہتے ہوئے چھڑایا کہ اے لوگو! کیا تم ایک آدمی کو اس جرم میں قتل کرتے ہو کہ وہ کہتا ہے خدا میرا آقا ہے۔ ایک دفعہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ کی پیٹھ پر اُونٹ کی اوجھری لا کر رکھ دی گئی اور اس کے بوجھ سے اُس وقت تک آپ سر نہ اُٹھا سکے جب تک بعض لوگوں نے پہنچ کر اس اوجھری کو آپ کی پیٹھ سے ہٹایا نہیں۔

ایک دفعہ آپ بازار سے گزر رہے تھے تو مکہ کے اوباشوں کی ایک جماعت آپ کے گرد ہو گئی اور رستہ بھر آپ کی گردن پر یہ کہہ کر تھپڑ مارتی چلی گئی کہ لوگو! یہ وہ شخص ہے جو کہتا ہے میں نبی ہوں۔

آپ کے گھر میں اِردگرد کے گھروں سے متواتر پتھر پھینکے جاتے تھے۔ باورچی خانہ میں گندی چیزیں پھینکی جاتی تھیں۔ جن میں بکروں اور اونٹوں کی انتڑیاں بھی شامل ہوتی تھیں۔ جب آپ نماز پڑھتے تو آپ کے اوپر گرد و غبار ڈالی جاتی حتیٰ کہ مجبور ہو کر آپ چٹان میں سے نکلے ہوئے ایک پتھر کے نیچے چھپ کر نماز پڑھنی پڑتی۔ مگر یہ مظالم بیکار نہ جا رہے تھے۔ شریف الطبع لوگ اُن کو دیکھتے اور اسلام کی طرف اُن کے دل کھینچے جاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن خانہ کعبہ کے قریب صفا پہاڑی پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوجہل آپ کا سب سے بڑا دشمن اور مکہ کا سردار وہاں سے گزرا اور اُس نے آپ کو بے نقط گالیاں دینی شروع کیں۔ آپ اُس کی گالیاں سنتے رہے اور کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے اٹھ کر گھر چلے گئے۔ آپ کے خاندان کی ایک لونڈی اس واقعہ کو دیکھ رہی تھی شام کے وقت آپ کے چچا حمزہؓ جو ایک نہایت دلیر اور بہادر آدمی تھے اور جن کی بہادری کی وجہ سے شہر کے لوگ اُن سے خائف تھے شکار کھیل کر جنگل سے واپس آئے اور کندھے کے ساتھ کمان لٹکائے ہوئے نہایت ہی تبختر کے ساتھ اپنے گھر میں داخل ہوئے۔ لونڈی کا دل صبح کے نظارہ سے بے حد متاثر تھا وہ حمزہؓ کو اِس شکل میں دیکھ کر برداشت نہ کر سکی اور انہیں طعنہ دے کر کہا۔ تم بڑے بہادر بنے پھرتے ہو ہر وقت اسلحہ سے مسلح رہتے ہو۔ مگر کیا تمہیں معلوم ہے کہ صبح ابوجہل نے تمہارے بھتیجے سے کیا کیا۔ حمزہؓ نے پوچھا کیا کیا؟ اُس نے وہ سب واقعہ حمزہؓ کے سامنے بیان کیا۔ حمزہ گو مسلمان نہ تھے مگر دل کے شریف تھے۔ اسلام کی باتیں تو سنی ہوئی تھیں اور یقیناً اُن کے دل پر اثر ہو چکا تھا۔ مگر اپنی آزادی کی وجہ سے سنجیدگی کے ساتھ اُن پر غور کرنے کا موقعہ نہیں ملا تھا لیکن اس واقعہ کو سن کر اُن کی رگِ حمیت جوش میں آ گئی۔ آنکھوں پر سے غفلت کا پردہ دور ہو گیا اور انہیں یوں معلوم ہوا کہ ایک قیمتی چیز ہاتھوں سے نکلی جا رہی ہے۔ اُسی وقت گھر سے باہر آئے اور خانہ کعبہ کی طرف گئے جو رؤسا کے مشورے کا مخصوص مقام تھا۔ اپنی کمان کندھے سے اُتاری اور زور سے ابوجہل کو ماری اور کہا سنو! میں بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مذہب کو اختیار

کرتا ہوں۔تم نے صبح اُسے بلاوجہ گالیاں دیں اِس لئے کہ وہ آگے سے جواب نہیں دیتا۔اگر بہادر ہو تو اب میری مار کا جواب دو۔ یہ واقعہ ایسا اچانک ہوا کہ ابوجہل بھی گھبرا گیا۔اس کے ساتھی حمزہؓ سے لڑنے کو اٹھے لیکن حمزہؓ کی بہادری کا خیال کر کے اور اُن کے قومی جتھا پر نظر کر کے ابوجہل نے خیال کیا کہ اگر لڑائی شروع ہوگئی تو اس کا نتیجہ نہایت خطرناک نکلے گا۔اس لئے مصلحت سے کام لیتے ہوئے اُس نے اپنے ساتھیوں کو یہ کہتے ہوئے روک دیا کہ چلو جانے دو میں نے واقعہ میں اِس کے بھتیجے کو بہت بری طرح گالیاں دی تھیں۔“

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 115 تا 119)

صرف یہی نہیں جو اوپر بیان کیا جا چکا ہے بلکہ جوں جوں اسلام پھیلتا گیا اور آنحضرت ﷺ کی دعوت ایمان لوگوں کو پہنچتی رہی ، مخالفت اور عداوت اور تکالیف مزید بڑھتی چلی گئیں یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو ہجرت کرنے کا ارشاد فرمایا۔اور صحابہ نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ پھر مسلمانوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا اور انہیں اور آنحضرت ﷺ کو شعب ابی طالب کی گھاٹی میں تین سال کے عرصہ تک محصور ہونا پڑا۔

سفر طائف میں کس قدر تکالیف برداشت کیں پہاڑوں کے فرشتے نے آکر عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو اس پہاڑ سے ان کو کچل دوں مگر رحمۃ للعالمین نے فرمایا نہیں اور ان کی ہدایت کے لیے دعا کی۔ سر ولیم میور اپنی کتاب ”لائف آف محمد“ میں لکھتے ہیں:۔

”محمد (ﷺ) کے طائف کے سفر میں ایک شاندار شجاعانہ رنگ پایا جاتا ہے۔اکیلا آدمی جسے اس کی اپنی قوم نے حقارت کی نگاہ سے دیکھا اور اسے دھتکار دیا خدا کے نام پر بہادری کے ساتھ نینوا کے یوناہ نبی کی طرح ایک بت پرست شہر کو توبہ کی اور خدائی مشن کی دعوت دینے کے لیے نکلا اور یہ امر اس کے ایمان پر کہ وہ اپنے آپ کو کلی طور پر خدا کی طرف سے سمجھتا تھا ایک بہت تیز روشنی ڈالتا ہے۔“ (صفحہ:128)

ان مظالم اور تبلیغ میں روک کے باعث آنحضرت ﷺ کو مکہ سے مدینہ ہجرت کرنا پڑی مگر یہاں پر بھی امن سے رہنے نہ دیا گیا۔مکہ والوں نے متعدد بار مدینہ پر چڑھائی کی اور حملہ کیا اور جنگیں کی۔ بہرحال ان سب ظلموں کی داستان ایک لمبی داستان ہے جس کو یہاں نقل کرنا مشکل ہے۔ان ظلموں، ہنسی ٹھٹھہ اور تکالیف و مصائب کا ایک چھوٹا سا خاکہ کھینچا گیا ہے جو خدا کے سب سے زیادہ پیارے نبیؐ اور آپ کے صحابہؓ کو برداشت کرنے پڑے۔ لیکن جس طرح صبر اور ہمت اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے آپ اور آپؐ کے صحابہؓ نے اس کا مقابلہ کیا یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ اسلام دنیا کے اکناف عالم میں پھیل گیا۔

پس صبر اور دعائیں اور مستقل مزاجی ہی ایسے اوصاف ہیں جو خدا کی نگاہ میں پسندیدہ ہیں اور بالآخر اس کو جیت اور غلبہ حاصل ہوتا ہے۔

آپ دیکھ لیں کہ ہمارے پیارے آقا کو مکہ و مدینہ میں تکلیفیں دینے والے ابوجہل ، ابولہب ، عتبہ، شیبہ اور دیگر سرداران کفار واصل جہنم ہوئے یا نہیں۔اور آپ کامیاب و کامران ، مظفر و منصور ٹھہرے یا نہیں۔

صلح حدیبیہ میں بھی اگرچہ سرداران قریش و مکہ نے آپ کو نعوذ باللہ ذلیل کرنا چاہا مگر اس صلح حدیبیہ کی برکتوں ہی سے آپ اور آپ کے صحابہ کرام نے مکہ فتح کیا اور ان سب تکالیف اور مظالم کا ہی نتیجہ تھا جو آپ نے اور صحابہ نے برداشت کیے کہ آپ کی زندگی ہی میں اسلام عرب سے نکل کر دیگر ممالک میں پھیلنا شروع ہوا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

## سر میں درد کا ایک اہم سبب

سر میں درد کا ایک اہم سبب سر کو درست پوزیشن یا حالت میں نہ رکھنا ہوتا ہے۔جو لوگ اپنا سر سیدھا اور اٹھا ہوا نہیں رکھتے، بلکہ گردن جھکائے اور آگے کو نکالے رکھتے ہیں، اس تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں۔اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے سر کے اس انداز کو ترک کرنے سے، اس تکلیف سے نجات مل سکتی ہے۔

نیشنل ہیڈیک (Headache) فاؤنڈیشن (امریکہ) کے راجر کیڈی (Roger Cady) ایم ڈی کے مطابق سر جھکا کر چلنے سے کھوپڑی کے نچلے حصے کے اعصاب اور عضلات دبتے ہیں۔ یہ انداز عام طور پر گھڑی یا زیور ساز اور کمپیوٹر پر کام کرنے والے اختیار کرتے ہیں، جس سے ان کا سر دکھتا ہے۔اس سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ تصور کریں کہ۔1۔ان کے سر کا درمیانی حصہ چھت میں بندرسی سے بندھا ہوا ہے، اس لئے وہ سامنے جھک نہیں سکتے۔ 2۔یہ خیال بھی رکھیں کہ ان کے کان کندھوں کی لائن میں رہیں۔سر جھکانے کی صورت میں کان کندھوں کی لائن میں نہیں رہتے۔

کمپیوٹر پر کام کرنے والے اس میں یہ ہدایت درج کرلیں کہ انہیں اپنا سر سیدھا رکھنا ہے۔کمپیوٹر انہیں ہر آدھے گھنٹے بعد یاد دلاتا رہے کہ ان کا سر رسی سے بندھا ہوا ہے۔اس کے علاوہ انہیں ذہنی طور پر چوکس رہنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

(ہمدرد صحت، دسمبر 2009ء)

مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب

# بڑھاپا اور موت

انسان پیدا ہوتا ہے۔ بچپن گزار کر جوان ہوتا ہے علم حاصل کرتا ہے۔شادی بیاہ کرتا ہے۔ ساری عمر کام کرتا ہے۔ اور بالآخر اس کا جسم کمزوری اور انحطاط کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔ اردو کے ایک مشہور شاعر نے لکھا تھا۔

مضمحل ہو گئے قویٰ غالب
اب عناصر میں اِعتدال کہاں

جسم کا ہر خلیہ پیدا ہوتا ہے اور ایک خاص مدت تک اپنے کام کرنے کے بعد مرجاتا ہے۔ کسی خلیے کی عمر تین مہینے ہوتی ہے اور کسی کی چند گھنٹے اور کسی کی اس سے کم اور کسی کی اس سے زیادہ۔ مرنے والے خلیات کی جگہ نئے خلیات لے لیتے ہیں۔ بڑھوتی (growth) کا یہ کام ایک خاص نظام کے تحت قواعد وضوابط کی پابندی کرتے ہوئے مسلسل جاری رہتا ہے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے اس کام میں سستی آتی جاتی ہے۔زیادہ خلیات مرجاتے ہیں اور کم ان کی جگہ لینے کے لئے آتے ہیں۔ بعض خلیات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اگر وہ کسی وجہ سے مرجائیں تو پھر ویسے خلیات دوبارہ پیدا نہیں ہوتے جیسے دماغ کے بعض خلیات ہیں۔اس وجہ سے عضو کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے اور اس میں کمزوری آجاتی ہے۔اس کے علاوہ عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ خون کی نالیوں میں بھی تبدیلی آجاتی ہے اور ان کی اندرونی سطح کھردری ہوکر تنگ ہوجاتی ہے۔جس کی وجہ سے اعضاء کو خون کی فراہمی کم ہوجاتی ہے۔ دل اور دماغ اس کمی کی وجہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

## تندرستی کے اصول

بڑی عمر میں تندرست رہنے کے بھی وہی اصول ہیں جو چھوٹی عمر میں ہیں یعنی زندگی کے ہر کام میں باقاعدگی اور توازن قائم رکھا جائے۔ صاف ستھرا پانی جو جراثیم سے پاک ہو، صاف ستھری زود ہضم غذا، مناسب مقدار میں استعمال کرنا صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اس عمر میں بھی پیدل چلنا جسم کے لئے مفید ہوتا ہے۔ہلکی پھلکی ورزش اور سیر جسم پر اچھا اثر ڈالتی ہے۔ سگریٹ حقہ یا کسی قسم کے تمباکو کا استعمال اور مضر صحت نشوں سے اجتناب بھی ضروری ہے۔ موسم کی سختی اور گرمی بڑی عمر کے لوگوں کو زیادہ متاثر کرتی ہے۔ اس لئے لباس موسم کی مناسبت سے پہننا چاہئے اور خاص طور پر سردی کے موسم میں جسم کو اچھی طرح لپیٹ کے رکھنا چاہئے۔انفلوئنزا کے موسم میں اس کے حفاظتی ٹیکے لگوانے خاص طور پر مفید ہوتے ہیں اسی طرح نمونیا کے حفاظتی ٹیکے بھی لگائے جائیں تو اس خطرناک بیماری سے بچا جاسکتا ہے۔سردیوں کے موسم میں کچھ دیر دھوپ میں بیٹھنا بھی صحت پر اچھا اثر ڈالتا ہے۔ اگر بیماری کی کوئی صورت پیدا ہوجائے تو فوری علاج کروانا چاہئے تا کہ جلدی بیماری کا قلع قمع کیا جاسکے۔اس عمر میں جسم کا توازن متاثر ہوجاتا ہے اور گرجانے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔گرنے کے نتیجہ میں ہڈی ٹوٹنے کا احتمال بڑھ جاتا ہے اور خاص طور پر کولہے کی ہڈی کی چوٹ تو بے حد مہلک ہوتی ہے۔اس لئے چلنے پھرنے اُٹھنے بیٹھنے اور روزمرہ کے کاموں میں سہارے کی ضرورت رہتی ہے۔ چھڑی کا استعمال خاص طور پر مفید ہے۔

اس کے علاوہ بینائی، شنوائی اور دیگر احساسات بھی متاثر ہوجاتے ہیں جن کی وجہ سے کاموں میں دشواری پیش آتی رہتی ہے۔آنکھوں کے آپریشن، نظر کی عینکیں، کانوں کے آلے، مصنوعی دانت، چلنے پھرنے کے فریم، چھوٹے چھوٹے بیٹری سے چلنے والے سکوٹر ہر عمر کے کمزور یا معذور لوگوں کی سہولت کے لئے ایجاد ہو چکے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ پیشاب کے عوارض بھی لاحق ہوجاتے ہیں اور سفر کرنے میں دشواریاں ہوجاتی ہیں۔ ان تمام وجوہ سے ایسے افراد کا رابطہ اپنے دوستوں اور رشتہ داروں سے مشکل ہوجاتا ہے۔ لوگوں سے پیار اور محبت کا رابطہ صحت پر خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔اس لئے ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کا خاص طور پر توجہ سے خیال رکھا جائے اور اس رابطے کو ٹوٹنے نہ دیا جائے۔

## یادداشت

ایک اور بہت بڑی دقت کا تعلق یادداشت سے ہے۔ کئی ایسی وجوہات ہیں جن سے یادداشت متاثر ہوسکتی ہے۔بعض بوڑھے لوگ تو یادداشت بالکل ہی کھو بیٹھتے ہیں اور ان کے لئے بغیر سہارے کے زندگی گزارنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ایسے لوگوں کو کھانے پینے، حوائج ضروریہ کو سرانجام دینے، صاف ستھرا رہنے، کپڑے بدلنے

اور چلنے پھرنے میں بھی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کاموں کو انگریزی میں activities of daily living کہا جاتا ہے۔ ہر شخص کی روزمرہ کی زندگی گزارنے کی صلاحیت کا اندازہ لگانے کے لئے اس کا ایک سکورنگ سسٹم ہوتا ہے جس کو دیکھ کر اندازہ ہو جاتا ہے کہ اسے کتنی مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ایسے ترقی یافتہ ممالک میں جہاں اپنے باشندوں کا خیال رکھا جاتا ہے ایسے بوڑھے لوگوں کی مدد کے لئے ان کے کنبے کے افراد کو حکومتی ادارے یا غیر حکومتی ادارے NGO's مدد اور سہولیات فراہم کرتے ہیں تا کہ ان کا بہتر سے بہتر خیال رکھا جاسکے۔ چنانچہ اس کام کیلئے گھروں میں، ہسپتالوں میں اور ہوسٹلوں میں ایسے ضرورت مند لوگوں کی دیکھ بھال کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔ آجکل کے زمانے میں جب کہ علاج کی بہتر سہولت اور عمومی ترقی کی وجہ سے لوگوں کی عمریں لمبی ہونے لگی ہیں رفاہ عام کے ان کاموں پر زیادہ رقم خرچ کی جاتی ہے۔ یادداشت کو بہتر بنانے کے لئے بھی بعض طریقے ایسے ہیں جن کو اختیار کر کے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے ان میں خاص طور پر پیدل چلنا، جان پہچان کے لوگوں سے مسلسل رابطہ رکھنا، ذہنی کاموں میں مشغول رہنا، چھوٹی چھوٹی عبادتوں مثلاً قرآن کی آیات اور نظموں کو یاد کرنا اور ڈائری رکھنے کی عادت یادداشت کیلئے مفید ہوسکتی ہے۔

## تسلی بخش علاج

اور بھی بہت سے عوارض اس عمر کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں فالج، رعشہ، ذیابیطس اور دل کی بیماریاں بہت اہم ہیں۔ ان تمام بیماریوں کا علاج اب تسلی بخش طریقے پر کیا جاسکتا ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ عمر کی وجہ سے کسی مریض کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ہر مریض کا پوری توجہ سے مناسب علاج کیا جائے۔ لیکن ان تمام کوششوں میں یہ مدنظر رکھا جائے کہ موت برحق ہے اور اس سے فرار ممکن نہیں۔ بغیر مقصد کے مشینوں کے ذریعے سے زندگی کو طول دینا مریض اور اس کے لواحقین کے لئے بہت تکلیف دہ ہوسکتا ہے۔

## خون کے سرخ ذرات

موت کے متعلق غور کرنے سے احساس ہوتا ہے کہ انسان کے چاروں طرف موت ہی موت ہے۔ انسانی جسم میں اس کا مشاہدہ ہر وقت کیا جا سکتا ہے۔ خون کے ایک سرخ ذرے کو ہی دیکھیں تو اس کی زندگی کی میعاد چار ماہ کے لگ بھگ ہوتی ہے وہ ہڈیوں کے گودے میں پیدا ہوتا ہے۔ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا ہے۔ اور پھر جوان ہو کر اپنے کام میں لگ جاتا ہے۔ پانی میں تیرتا پھرتا ہے۔ کبھی دماغ میں، کبھی دل میں، کبھی پھیپھڑوں میں، کبھی پاؤں کی انگلی میں، غرض تمام جسم میں گھومتا پھرتا ہے اور آکسیجن پہنچانے اور کاربن ڈائی آکسائڈ نکالنے کا کام کرتا رہتا ہے۔ یہ خلیہ آہستہ آہستہ اپنی مقررہ مدتِ عمر تک پہنچ کر اپنے قبرستان یعنی تلی اور جگر وغیرہ اعضاء میں جا کر معدوم ہو جاتا ہے۔ اس کی جگہ ایک جوان خون کا ذرہ وہی کام سنبھال لیتا ہے۔ یہی حال جسم کے ہر عضو کے تمام خلیات کا ہے۔ یہ پیدا ہوتے رہتے ہیں اور مرتے رہتے ہیں اور نئے خلیے ان کی جگہ لیتے رہتے ہیں اور موت اور حیات کا یہ چکر تمام عمر چلتا رہتا ہے۔ غور کریں کہ اگر خون کے تمام سرخ ذرات مر جائیں اور ان کی جگہ لینے والا کوئی نہ ہو تو کیا زندگی قائم رہ سکتی ہے؟ یقیناً نہیں بلکہ چار ماہ میں ہی بغیر علاج کے زندگی کا خاتمہ ہے۔ مرنے والے کی تمام جائیداد پیچھے رہنے والا سنبھال لیتا ہے یعنی وہ لوہا جو خون کے اس ذرے کا جزو بدن تھا وہ نئے ذرے میں منتقل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح پروٹین اور باقی تمام اجزاء بھی نئے بننے والے ذرے کے جسم میں استعمال ہو جاتے ہیں۔ خون کے ذرات میں سے سب سے حیرت انگیز خلیے جن کے کاموں کا آہستہ آہستہ پتہ چل رہا ہے وہ بی اور ٹی لمفو سائٹس (B & T-lymphocytes) ہیں۔ یہ جسم میں جراثیم کی ساخت کی یادداشت محفوظ رکھنے کا کام کرتے ہیں تا کہ بوقت ضرورت جراثیم سے بچاؤ کیلئے انٹی باڈی بنا سکیں۔ جب یہ مرتے ہیں تو اپنی یادداشت بھی پیچھے آنے والے خلیات کو منتقل کر جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک حیرت انگیز نظام ہے۔

## زندگی کی فلاسفی

ہر شخص جانتا ہے کہ کبھی نہ کبھی اس کی موت یقیناً آنی ہے۔ لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ زندگی جتنی بھی زیادہ ہو اتنا ہی اچھا ہے۔ بعض سمجھتے ہیں کہ یہی زندگی ہے اور اسے خوب عیش و عشرت میں گزارنا چاہئے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ کھاؤ، پیؤ مزے اڑاؤ۔ یا جیسے انگریزی میں کہتے ہیں Eat, drink and be merry۔ گویا زندگی کا مقصد مال کمانا، اسے جمع کرنا کھانا پینا اور پھر اس دنیا میں سب کچھ چھوڑ کر مر جانا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہی دنیا ہی سب کچھ ہے اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ ایسے لوگ جب مایوس ہو جاتے ہیں تو اس جیل خانے سے خودکشی کے ذریعے سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اپنے بیوی بچوں کو بھی ساتھ ہی ختم کر دیتے ہیں۔ مغربی ممالک میں ایسے واقعات سامنے آتے رہتے ہیں۔ لیکن بعض دوسرے لوگ اپنے پیچھے رہنے والوں کے لئے مال و دولت جمع کرتے ہیں۔ اپنی زندگی کا بیمہ کرواتے ہیں اور پھر بڑے سکون سے مرتے ہیں کہ اپنے پیچھے بڑی جائداد اور مال و دولت اپنے عزیزوں رشتہ داروں کے لئے چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ان کو یہ علم نہیں ہوتا کہ پیچھے رہنے والے اس دولت سے کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں یا نقصان۔ کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں مرنے کے بعد ان کی روح دوبارہ اسی دنیا میں کسی اور روپ میں لوٹ آئے گی اسے آواگاون کا چکر کہتے ہیں۔

لیکن بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا کی زندگی اور موت بے مقصد نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ موت تو ایک دروازہ ہے جس سے گزر کر ایک نئی حیات ہے جس کے لئے تیاری اسی زندگی میں ممکن ہے۔ چنانچہ وہ اس کے لئے تیاری کرتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ان کے پاس اس زندگی میں کچھ نہ ہو، ممکن ہے کہ وہ تکلیفیں اٹھاتے ہوں، ممکن ہے کہ لوگوں سے دکھ پاتے ہوں، ممکن ہے کہ ان کے لئے ان کی زندگی مشکلات میں کٹی ہو لیکن اس کے باوجود موت ان کے لئے خوشی کا پیغام لاتی ہے کیونکہ ان کی تمام عمر لوگوں کی بھلائی اور خیر خواہی میں گزری اور تمام زندگی اسی تیاری میں بسر ہوئی جو اس سفر کی تیاری ہے جو اب ان کو درپیش ہے۔ گویا ان کی موت ایک نیک انجام کا پیغام لے کر ان کے پاس آتی ہے۔ ایک خوشی کی نوید ہے۔ ان کا رہنا بھی مبارک اور امن اور خوشی اور اطمینان اور صحت کا موجب اور ان کا جانا پیچھے رہنے والوں کے لئے ایک عارضی غم تو ضرور دیتا ہے لیکن اُن کے اپنے لئے ایک پُر مسرت بلاوہ ہے جو انہیں رفیق اعلیٰ سے ایسے ملا دیتا ہے جس کے بعد کوئی موت اور جدائی نہیں۔ قرآن اس سلسلے میں ہماری کیا راہنمائی کرتا ہے؟

## قرآن کی رہنمائی

بڑھاپے کی کمزوری اور عوارض کا ذکر درج ذیل آیت میں ملتا ہے۔

'......اور تم ہی میں سے وہ ہے جس کو وفات دے دی جاتی ہے اور تم ہی میں سے وہ بھی ہے جو ہوش و حواس کھو دینے کی عمر تک پہنچایا جاتا ہے تا کہ علم حاصل کرنے کے بعد کلیۃً علم سے عاری ہو جائے......' (الحج 6:22)

ایسے لوگوں کو جو اس انجام کو پہنچ جائیں ان کی دیکھ بھال کا کیا طریق ہو اس کے متعلق کئی جگہ ہدایات ہیں لیکن درج ذیل آیات راہنمائی کے لئے کافی ہے۔

'اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو اُنہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

'اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پَر جُھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔' (بنی اسرائیل 25,24)

پھر بالآخر وہ انجام جو ہر ایک کا مقدر ہے اور کیسے اس کے لیے تیاری کی جائے وہ کئی جگہ بیان ہوا ہے لیکن ذیل کی آیت اس کو خوب کھول کر بیان کرتی ہے۔

'ہر جان موت کا مزا چکھنے والی ہے اور ہم تمہیں شر اور خیر کے ذریعہ سخت آزمائیں گے اور ہماری طرف (ہی) تم لوٹائے جاؤ گے۔'

(الانبیاء:36)

موت کی حقیقت کو نیند کے حوالے سے سمجھایا گیا ہے جو ہر انسان کا روزمرہ کا تجربہ ہے اور اس کی وضاحت درج ذیل آیت میں ملتی ہے۔

'اور وہی ہے جو تمہیں رات کو (بصورت نیند) وفات دیتا ہے جبکہ وہ جانتا ہے جو تم دن کے وقت کر چکے ہو اور پھر وہ تمہیں اُس میں (یعنی دن کے وقت) اُٹھا دیتا ہے

تا کہ (تمہاری) اجل مسمّٰی پوری کی جائے۔ پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹ کر جانا ہے۔ پھر جو بھی تم کیا کرتے تھے وہ اس سے تمہیں آگاہ کرے گا۔'

(الانعام:69)

### زندگی اور عمر کو لمبا کرنے کا طریقہ بھی بیان فرمایا گیا ہے۔

چنانچہ فرماتا ہے۔

'....اور جو انسانوں کو فائدہ پہنچاتا ہے تو وہ زمین میں ٹھہر جاتا ہے.....' (الرعد:18)

ان تمام باتوں پر یقین نہ کرنے والوں کے استدلال اور زندگی گزارنے کے متعلق رویے کا ذکر بھی کئی جگہ موجود ہے لیکن ذیل کی آیت اسے اچھی طرح بیان کرتی ہے۔

'اور وہ کہتے ہیں یہ (زندگی) ہماری دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں۔ ہم مرتے بھی ہیں اور زندہ بھی ہوتے ہیں اور زمانہ کے سوا اور کوئی نہیں جو ہمیں ہلاک کرتا ہو۔ حالانکہ ان کو اس بارہ میں کچھ بھی علم نہیں۔ وہ تو محض خیالی باتیں کرتے ہیں۔'

(الجاثیۃ 25:45)

لیکن وہ جو ہدایات کی پابندی کر کے ایک صحت مند زندگی گزار چکے ہوں ان کیلئے مسرت اور شادمانی کی نوید درج ذیل آیات میں ہے۔

'اے نفسِ مطمئنہ!

اپنے رب کی طرف لوٹ جا، راضی رہتے ہوئے اور رضا پاتے ہوئے۔ پس میرے بندوں میں داخل ہو جا۔ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔'

(الفجر:28 تا 31)

گویا ایسے لوگوں کی موت محض ایک عارضی غم لئے ہوئے آتی ہے اور ایسا شخص جس کا انجام بخیر ہو وہ اس کے لئے بھی اور اس سے محبت کرنے والے پس ماندگان کے لئے بھی ایک خوشی کا وقت ہوتا ہے۔

# اطلاعات و اعلانات

**نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔**

## ولادت

مکرم نصیر احمد انجم صاحب استاد جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مکرم بشیر احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کو تین بیٹوں کے بعد مورخہ 31 مارچ 2010ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عظمیٰ بشیر عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں قبول فرمایا ہے۔ پہلے تینوں بیٹے بھی تحریک وقف نو میں شامل ہیں۔ نومولودہ مکرم میاں نذیر حسین نعیم صاحب ناظم مجلس انصاراللہ علاقہ بہاولپور کی پوتی اور مکرم مقبول احمد نور صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گلشن راوی لاہور کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

## درخواست دعا

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ کچھ دنوں سے بیمار ہیں اور لقوہ کی تکلیف ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

## اعلان داخلہ

ائیر یونیورسٹی نے درجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

**بی ای ای:** (4 سالہ) الیکٹرونکس ٹیلی کام، پاور

**بی ای:** (4 سالہ) میکاٹرونکس، مکینیکل

**بی ایس:** (4 سالہ) کمپیوٹر سائنسز، اکنامکس اینڈ فنانس

**بی بی اے (آنرز):** مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، بینکنگ اینڈ فنانس

**ایم بی اے:** مارکیٹنگ، ایچ آر ایم، فنانس

**ایم ایس** (2 سالہ) میکاٹرونکس، الیکٹریکل، ایروسپیس، ایوایونکس، مکینیکل

**پی ایچ ڈی:** الیکٹریکل، ایروسپیس، ایوایونکس، ملٹینیکل، مینجمنٹ سائنسز

اہلیت: بی ای ای، بی ای:

ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) کم از کم 60 فیصد نمبروں کے ساتھ

اہلیت: ایم ایس (الیکٹریکل، میکاٹرونکس

بی ای/ بی ایس سی انجینئرنگ و الیکٹریکل، الیکٹرونکس، مکینیکل/ میکاٹرونکس GPA2.5/4.00 یا 60 فیصد نمبروں کے ساتھ

گریجوایٹ اور انڈر گریجوایٹ پروگرام میں داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 22 جون 2011ء ہے۔

ایم ایس پروگرام میں داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 15 جولائی 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.au.edu.pk

فون نمبر: 051-9262557.9

غلام اسحٰق خان انسٹیٹیوٹ آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی نے چار سالہ بی ایس پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

کمپیوٹر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس، انجینئرنگ سائنس، الیکٹرونکس انجینئرنگ، مکینیکل انجینئرنگ، میٹیریل اینڈ سائنسز

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 20 جون 2011ء ہے۔ ایڈمیشن ٹیسٹ مورخہ 3 جولائی 2011ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔

www.giki.edu.pk

فون نمبر: 0938.271858

(نظارت تعلیم)

## اعلان دارالقضاء

(مکرمہ شمیم اختر صاحبہ ترکہ
مکرم محمد خلیل احمد صاحب)

مکرمہ شمیم اختر صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند محترم محمد خلیل احمد صاحب وفات پا چکے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 31/1 دارالنصر ربوہ رقبہ 1 کنال میں سے 14/104 حصہ منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کر دیا جائے جملہ ورثاء کو کوئی اعتراض نہ ہے۔

### تفصیل ورثاء

(1) مکرمہ شمیم اختر صاحبہ (بیوہ)

(2) مکرم نفیس احمد صاحب (بیٹا)

(3) مکرم انیس احمد صاحب (بیٹا)

(4) مکرم توصیف احمد خان صاحب (بیٹا)

(5) مکرمہ فوزیہ احمد صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو تحریراً مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

## بقیہ از صفحہ 2 (نماز جنازہ)

### مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ

مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم غلام رسول صاحب کراچی مورخہ 18 جنوری 2011ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت حاجی محمد صدیق صاحب کی پوتی تھیں۔ خلافت سے گہرا لگاؤ تھا۔ بہت ملنسار، مشفق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ نے اپنے حلقہ کی نائب صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ اجلاسات میں خود بھی پابندی کے ساتھ شامل ہوتی تھیں اور گھر کی دیگر خواتین کو بھی ساتھ لے کر جاتیں۔

### مکرمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ تسنیم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف خان صاحب یو۔ ایس۔ اے مورخہ 23 اپریل 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ نے ساری زندگی انتہائی سادگی اور تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے بسر کی۔ کبھی کسی کو دکھ نہیں دیا۔ انتہائی نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

### مکرمہ ہاجرہ باری صاحبہ

مکرمہ ہاجرہ باری صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباری صاحب براہمن بڑیہ بنگلہ دیش مورخہ 27 مارچ 2011ء کو وفات پا گئیں۔ آپ لمبا عرصہ براہمن بڑیہ کی صدر لجنہ رہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے علاوہ آپ کو دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ مہمان نواز، مخلص، باوفا اور غرباء کی ہمدرد نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں 6 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

### مکرم سید محمد احمد صاحب گیلانی

مکرم سید محمد احمد صاحب گیلانی سابق نائب امیر ساہیوال 30 جنوری 2011ء کو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ آپ حضرت محمد علی شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے اور آپ کی بیگم حضرت عمر دین صاحب کی پوتی ہیں۔ آپ نے ساہیوال جماعت میں نائب امیر اور قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 5 بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

### مکرم رضا اللہ چوہدری صاحب

مکرم رضا اللہ چوہدری صاحب آف کینیڈا مورخہ 28 مارچ 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے 1998ء میں بیعت کی تھی جس کے بعد بڑے خلوص کے ساتھ احمدیت پر قائم رہے۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ جن میں سے ایک بیٹے انصر رضا صاحب جماعت کینیڈا کے شعبہ دعوت الی اللہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

### مکرم شیخ محمد صدیق صاحب

مکرم شیخ محمد صدیق صاحب قبولہ ضلع ساہیوال مورخہ 26 جولائی 2011ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نے 1961ء میں قبولہ ضلع ساہیوال سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی توفیق پائی اور پورے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ انہیں اپنے خاندان کی طرف سے سخت مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن ایسے حالات میں انہوں نے بڑی ثابت قدمی کا نمونہ پیش کیا۔ آپ نیک، تہجد گزار اور نظام جماعت سے گہرا تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ آپ پُر جوش داعی الی اللہ بھی تھے۔

### مکرمہ چوہدری مجیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ چوہدری مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری حمید احمد صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا مورخہ 24 مارچ 2011ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ بچوں کی بہت اچھے رنگ میں تربیت کی اور ان کے دلوں میں خلافت اور نظام جماعت کی محبت راسخ کی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

### مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب

مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب ربوہ مورخہ 25 مارچ 2011ء کو وفات پا گئے۔ آپ نے اپنے حلقہ دارالفضل ربوہ میں سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور پُر جوش داعی الی اللہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 3 بیٹیاں 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

سرمہ خورشید
خارش، پانی بہنا، ککرے، ابتدائے موتیا، جالا وغیرہ میں مفید ہے۔
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

## وقف عارضی اور ہمارا پہلا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریک وقف عارضی کے بارے میں فرماتے ہیں۔

''اسی طرح کالجوں کے پروفیسر اور لیکچرارز سکولوں کے اساتذہ کالجوں کے سمجھدار طلباء بھی اپنی رخصتوں کے ایام اس منصوبہ کے ماتحت کام کرنے کیلئے پیش کریں۔سکولوں کے بعض طلباء بھی اس قسم کے بعض کام کرسکتے ہیں......ان کو بھی اپنے نام اس تحریک کے سلسلہ میں پیش کردینے چاہئیں بشرطیکہ وہ اپنا خرچ برداشت کرسکتے ہوں...... یہ کام بڑا اہم اور ضروری ہے اور اس کی طرف جلد توجہ کی ضرورت ہے کیونکہ بہت سی جماعتیں ایسی ہیں جن میں یا مجھے یوں کہنا چاہئے کہ ان کے ایک حصہ میں، ایک حد تک کمزوری پیدا ہوگئی ہے اور اس کمزوری کو دور کرنا اور جلد سے جلد دور کرنا ہمارا پہلا فرض ہے۔

(الفضل 23 مارچ 1966ء)

(نظارت تعلیم القرآن و وقف عارضی)

## مقابلہ مقالہ نویسی

## برائے انصار 2011ء

(زیر اہتمام قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

عنوان: ''تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں''

مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔

### تفصیل انعامات:

اول: سیٹ روحانی خزائن+ سند امتیاز + 25 ہزار روپے نقد

دوم: سیٹ انوار العلوم+سند امتیاز+15 ہزار روپے نقد

سوم: سیٹ حقائق الفرقان+سیٹ تفسیر کبیر+ سند امتیاز+10 ہزار روپے نقد

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان)

## درخواست دعا

مکرم احسن الجزاء صاحب متعلم جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب ساکن قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ کا کچھ عرصہ قبل پتے کا آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا تھا اور اس کے علاوہ بعض اور دیگر عوارض میں مبتلا ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔آمین

# خبریں

## پاکستان میں امریکی فوجیوں کی تعداد کم کرنے کا فیصلہ

آرمی چیف جنرل اشفاق پرویز کیانی نے کہا ہے کہ آئندہ ایبٹ آباد جیسا کوئی ایکشن جو پاکستان کی خودمختاری پر حرف ڈالتا ہو کیا گیا تو امریکہ سے عسکری اور انٹیلی جنس تعاون پر نظرثانی کی جائے گی۔ بی بی سی کے مطابق کور کمانڈروں کے اجلاس کے بعد جاری ہونے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ پاکستان میں امریکی فوجیوں کی موجودگی کو کم سے کم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے تاہم بیان میں یہ واضح نہیں کیا گیا کہ یہ فیصلہ کس سطح پر لیا گیا ہے اور کیا اس بارے میں پاکستان کی سیاسی قیادت کو بھی اعتماد میں لیا گیا ہے کہ نہیں۔

## 12 سے 18 گھنٹے تک بجلی کی لوڈ شیڈنگ برقرار

ملک بھر میں بجلی کا شارٹ فال 5602 میگاواٹ ہوگیا۔ بدترین بحران کے باعث 12 سے 18 گھنٹے تک کی لوڈ شیڈنگ برقرار ہے جس سے کاروباری اور گھریلو صافین کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔رات کے وقت بار بار کی لوڈ شیڈنگ اور مچھروں کی بہتات نے لوگوں کی زندگی اجیرن بنادی ہے۔

## وفاقی بجٹ 28 مئی کو پیش کیا جائے گا

وفاقی وزیر خزانہ عبدالحفیظ شیخ نے کہا ہے کہ وفاقی بجٹ 28 مئی کو پیش کردیا جائے گا۔اس ضمن میں مشاورت جاری ہے۔ بجٹ کی تیاری میں تمام پارلیمانی سیاسی جماعتوں سے مشاورت کی جائے گی۔

## پاکستان اور آئی ایم ایف میں مذاکرات 11 مئی کو ہوں گے

اسامہ بن لادن کی ہلاکت کے باعث پاکستان اور آئی ایم ایف کے درمیان قرضے کی آئندہ قسط کے لئے مذاکرات 11 مئی کو دبئی میں ہوں گے۔

## پاکستان کی امداد روکنے کا بل امریکی ایوان نمائندگان میں پیش

امریکی ایوان نمائندگان میں پاکستان کی امداد روکنے کا بل پیش کردیا گیا۔بل میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان یہ ثابت کرے کہ اسامہ بن لادن کو محفوظ پناہ گاہ فراہم نہیں کی گئی۔

## بجلی کی قیمتوں میں اضافے کا امکان

15 جون تک بجلی کی قیمتوں میں 4 فیصد اضافہ ہوسکتا ہے 15 مئی کو بجلی کی قیمت میں 2 فیصد اضافہ ہوسکتا ہے۔اس طرح رواں مالی سال کے آخری دو ماہ میں بجلی مجموعی طور پر 4 فیصد مہنگی ہوسکتی ہے۔

## موٹے افراد کے مثانے کی رسولی بھی وزنی

وزنی مردوں میں مثانے کی رسولی بھی وزنی ہوتی ہے۔تحقیق میں موٹے لوگوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سال میں ایک بار ڈیجیٹل ریکٹ معائنہ ضرور کرائیں جس میں ڈاکٹر اس معائنے کے دوران دستانے ضرور استعمال کریں۔ڈاکٹر نیلش پاٹیل کا کہنا ہے کہ خون کے ٹیسٹ سے مثانے کے کینسر کی ٹھیک تشخیص نہیں ہوسکتی۔وزن کے کنٹرول سے صحت کو بہتر رکھا جاسکتا ہے۔امریکن کینسر سوسائٹی نے کہا ہے کہ 50 سال کی عمر میں مثانے کے سالانہ ٹیسٹ کرانے شروع کرنے چاہئے لیکن جن کے ہاں یہ موروثی بیماری ہو انہیں یہ ٹیسٹ 40 برس سے شروع کرنے چاہئے۔

پلاٹس برائے فروخت
پلاٹ واقع عظیم پارک نزد ساہیوال روڈ رقبہ 5 مرلے
پلاٹ واقع بشیر آباد نزد ساہیوال روڈ رقبہ 5 مرلے
برائے رابطہ فون نمبر: 0331-5143231

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868 Mob: 0333-6706870
Res:6212867
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

گولڈ کراس کوریئر سروس
جلسہ سالانہ U.K کی خوشی کے موقع پر خصوصی بچت پیکج
احمدیوں کی اپنی کوریئر سروس
تمام ممالک میں چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے کیلئے ریٹ میں نمایاں کمی دوسرے شہروں سے بھی پارسل پک کرنے کی سہولت کیلئے پہلے فون پر رابطہ کریں۔
مکمل گارنٹی / بہترین سروس
سب سے کم ریٹ اور آپ کا اعتماد
آج ہی رابطہ کریں۔اسد رضوان: 047-6215901
0315-7250557
0315-6215901
ریلوے روڈ ربوہ

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers:
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director:
Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

| ربوہ میں طلوع وغروب 7 مئی | |
|---|---|
| طلوع فجر | 3:49 |
| طلوع آفتاب | 5:16 |
| زوال آفتاب | 12:05 |
| غروب آفتاب | 6:54 |

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

CASA BELLA
Home Furnishers
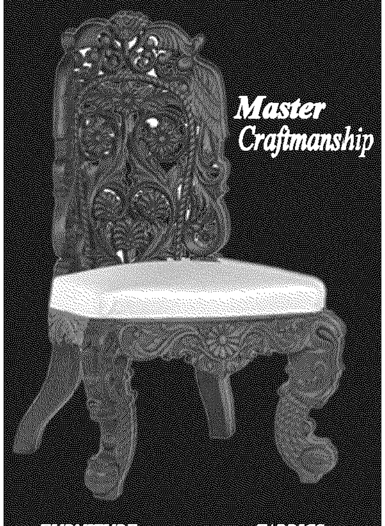

FURNITURE
13-14, Silkot Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36668937, 36677178
E-mail: mrahmad@hotmail.com
FABRICS
1- Gilgit Block
Fotress Stadium, Lahore
Ph: 042-36660047, 36650952
A Complete Range of Furniture, Accessories
Wooden Flouring.

FD-10